روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 16 دسمبر 2000ء - 19 رمضان 1421 ہجری - 16- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 288

اعتکاف کی سنت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دے دی تو آپ کی ازواج بھی اعتکاف کرتی رہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں

قرآن کے معانی پر غور کریں تا کہ قربانی کی روح پیدا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پر معارف ارشاد

رمضان رمض سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بیماری کی۔ اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں۔ اور ادھر فرمایا۔ ہم نے اسے رات کو اتارا ہے۔ اور رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اٹھاتا اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہو سکتا۔ اور اس ماہ کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ نے (-) یہی بتایا ہے کہ اگر تم اپنے اوپر الہام الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تکالیف اور مصائب میں سے گزرو اس کے بغیر الہام الٰہی کی نعمت تمہیں میسر نہیں آ سکتی۔ پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بہرحال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا فتح کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غار حرا کی علیحدگیوں میں جائے۔ دنیا چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہوتی ہے اور پھر وہ قبضہ میں آتی ہے۔ مگر وہ قبضہ جسے الٰہی قبضہ و تصرف کہتے ہیں۔ ایک دنیوی قبضہ ہوتا ہے جیسے دجال کا ہے۔ اس کے ملنے کا بے شک یہی طریق ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لئے وقف کر دیا جائے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو کر اس پر قبضہ کرنا چاہے وہ اسی صورت میں کر سکے گا جب اسے چھوڑ دے گا۔ دیکھو ابو جہل نے دنیا کے لئے کوشش کی اور اسے حاصل کیا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور پھر بھی وہ آپ کو مل گئی۔ بلکہ ابو جہل سے زیادہ ملی۔ ابو جہل زیادہ سے زیادہ مکہ کا ایک رئیس تھا۔ مگر آپ اپنی زندگی میں ہی سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے اور آج ساری دنیا کے شہنشاہ ہیں۔ غرض جو دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی وہ ابو جہل کو کہاں حاصل ہوئی۔ مگر ابو جہل کو جو کچھ حاصل ہوا وہ دنیا کمانے سے ملا لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ ملا وہ دنیا چھوڑنے سے ملا۔ پس روحانی جماعتوں کو دنیا چھوڑ دینے سے ملتی ہے اور دنیوی لوگوں کو دنیا کمانے سے ملتی ہے۔ اور رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ پہلے شدائد اور مصائب قبول کرو۔ راتوں کی تاریکیاں قبول کرو۔ اور ان چیزوں سے مت گھبراؤ۔ کیونکہ یہی قربانیاں تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 392)

مقابلہ علم انعامی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مقابلہ خلافت جوبلی علم انعامی بین المجالس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 2000-1999ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے

اول۔ نارتھ کراچی
دوم۔ ڈرگ کالونی کراچی
سوم۔ فیصل ٹاؤن لاہور
چہارم۔ مقامی ربوہ
پنجم۔ راج گڑھ لاہور
ششم۔ النور کراچی
ہفتم لطیف آباد کراچی
ہشتم فیکٹری ایریا حیدر آباد
نہم۔ عزیز آباد کراچی
دہم۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(معتمد)

ماہر امراض دل کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر بریگیڈئر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل مورخہ 24-12-2000ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح کی مبارک تقریب

○ مکرم مرزا اطہر احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کا نکاح مکرمہ عظمیٰ اعجاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری اعجاز احمد کاہلوں حال مقیم کینیڈا سے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ 7- دسمبر 2000ء بروز جمعرات 50 ہزار روپے حق مہر پر بیت مبارک میں پڑھا۔ مکرم مرزا اطہر احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پوتے اور خان سعید احمد خان صاحب ابن کرنل اوصاف

باقی صفحہ 7 پر

عرفانِ حدیث نمبر 64

مرتبہ: عبدالسمیع خان

آخری عشرہ کی عبادت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کے لئے جو محنت اور مجاہدہ کرتے تھے وہ دیگر ایام میں نہیں ہوتی تھی۔

(صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

قالت عائشہ رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرہ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادات میں اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آئی۔ تو رمضان میں وہ کوشش کیا ہوتی ہوگی جو عام طور پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دیکھنے میں بھی نہیں آئی۔ اور آپ کی روایات جو رمضان کے علاوہ ہیں وہ ایسی روایات ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل لرز اٹھتا ہے کہ ایک انسان اتنی عبادت بھی کر سکتا ہے۔ ساری ساری رات بسا اوقات خدا کے حضور بلکتے ہوئے ایک سجدے میں گزار دیتے تھے۔ جس طرح کپڑا انسان اتار کر پھینک دیتا ہے اسی طرح آپ کا وجود گرے ہوئے کپڑے کی طرح پڑا ہوتا تھا۔ اور عائشہ صدیقہؓ سمجھا کرتی تھیں کہ کسی اور بیوی کے پاس نہ چلے گئے ہوں، تلاش میں گھبرا کر باہر نکلتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ویرانے میں پڑا ہوا دیکھتی ہیں اور جوش گریاں سے جیسے ہانڈی ابل رہی ہو ایسی آواز آرہی ہوتی تھی۔ وہ عائشہؓ جب گھر کو لوٹتی ہوگی تو کیا حال ہوتا ہوگا۔ کیا سمجھا تھا اپنے آقا اور محبوب کو اور کیا پایا۔ یہ عام دنوں کی بات ہے، یہ رمضان کی بات نہیں ہے۔ عام دنوں میں یہ پایا ہے حضرت عائشہؓ نے۔ آپ گواہی دیتی ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ پر آخری عشرے میں ایسے وقت آتے تھے کہ ہم نے پہلے کبھی دوسرے دنوں میں نہیں دیکھے۔ ان کیفیات کو بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ نہ میری طاقت میں ہے نہ کسی اور انسان کی طاقت میں ہے۔ لیکن آپ نے خود ان کیفیات سے کہیں کہیں پردہ اٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ میں کس دنیا میں پہنچا ہوا تھا، میں کس دنیا میں بسر کرتا رہا ہوں

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 99ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 138

حضرت مسیح موعود کے سفر کپورتھلہ کے روح پرور حالات

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے حضرت مسیح موعود کے کپورتھلہ کے عشاق احمدیت اور حضرت اقدس کے سفر کپورتھلہ کا تذکرہ نہایت دلربا اور وجد آفریں انداز میں کیا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود اپنے پرانے خدام کی خصوصیت سے دلجوئی اور قدر فرمایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ شفقت و محبت کے ایسے برتاؤ کرتے کہ ان کی یاد آج دلوں کو تڑپا جاتی ہے۔ نمائش اور تکلفات سے آپ ہمیشہ آزاد تھے۔ اس نمبر میں خصوصیت سے اس عنوان کے تحت میں جماعت کپورتھلہ کا ذکر کرتا ہوں اور بعض وہ واقعات یہاں دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کے سفر کپورتھلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس جماعت مخلصین میں سے دو بزرگ حضرت اخویم محمد خان صاحب اور حضرت منشی محمد اروڑے خاں صاحب اپنے محبوب سے جا ملے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک گرامی نامہ میں تحریر فرمایا تھا کہ

میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہیں

محبی مخدومی حضرت منشی ظفر احمد صاحب اس بزم محبوب کی ایک دلربا یادگار ہیں۔ ایسا ہی محبی مخدومی منشی حبیب الرحمان صاحب پیارے آقا کے فدائیوں میں سے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے ذکر پر ہمہ درد اور اضطراب ہو جاتے ہیں۔

غرض ان دوستوں کے درخواست کرنے پر آپ نے پھر کپورتھلہ کا سفر کیا۔ ایک زمانہ میں آپ کو افسر صیغہ تعلیم کی خدمات پر بھی بلانا چاہا تھا۔ یہ آپ کی ماموریت سے بہت پہلے کی بات ہے۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔

لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا کام آپ کے سپرد کیا تو کپورتھلہ کے چند نفوس نے (جو ریاست میں اپنے عہدوں کے لحاظ سے کوئی عظیم مرتبہ اور وجاہت نہ رکھتے تھے)۔ اپنے محبت و اخلاص سے اپنے آقا کو دعوت دی تو اپنے غلاموں کی دعوت پر یہ عظیم الشان انسان جو ایک وقت ریاست کی طلبی پر بھی جانے سے انکار کر چکا تھا تیار ہو گیا۔

اور نہایت سادگی اور بے تکلفی سے اپنے خدام کے بلانے پر روانہ ہو گیا۔ اس کا مختصر تذکرہ احباب کپورتھلہ نے جو کیا ہے وہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ (عرفانی)

فرمایا۔ پہلی مرتبہ جب حضرت اقدس کپورتھلہ میں تشریف لائے تو جو دن آپ کے آنے کا مقرر تھا اس دن تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپ کے استقبال کے واسطے سٹیشن پر اور راستہ میں آدمی کھڑے ہوئے تھے اس دن آپ کسی وجہ سے نہ آسکے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک (بیت) میں آکر ٹھہرے ساتھ صرف ایک خادم شیخ حامد علی تھے۔ (بیت) کی چٹائی پر بے تکلف لیٹے رہے اور بازار سے دودھ روٹی منگا کر کھا لیا جب ہم کو خبر ملی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اپنے مکان پر لے آئے جہاں بہت بڑا مجمع جمع ہو گیا۔ جب ہم آپ کو جشن ہال دکھانے کے واسطے لے گئے تو وہاں مہاراجہ صاحب اور انگریز مرد اور عورتیں کھیلنے میں مصروف تھیں اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی جب مہاراجہ صاحب کو حضرت صاحب کے آنے کی خبر ہوئی تو انہوں نے اجازت دے دی کہ

مرزا صاحب آجاویں چنانچہ آپ گئے اور ایک طرف کھڑے رہے اور کسی چیز کی طرف چنداں توجہ نہ کی۔ مہاراجہ صاحب نے دور سے حضرت کو دیکھ کر

اپنا وزیر بھیجا کہ آپ سے ملاقات کرے، مگر آپ پر ایسی حالت استغراق طاری تھی کہ وزیر نے تین دفعہ سلام کیا مگر آپ اسی حالت میں محو رہے اور اس کی طرف توجہ نہ ہوئی۔

یہ واقعہ حضرت مسیح موعود کی انتہائی بے نفسی سادگی اور بے تکلفی اور اپنے خدام کی ہمدردی اور محبت کی شان کو جہاں ظاہر کرتا ہے وہاں آپ کے قلب کی اس کیفیت کا بھی پتہ لگتا ہے کہ جس میں دنیا اور دنیا کے جاہ و جلال اور فوق البھڑک باتوں کے لئے کوئی جذب باقی نہ رکھا گیا تھا۔ بادشاہوں کی عالی شان عمارتیں ان کے سازو سامان اپنی طرف آپ کی توجہ کو نہ کھینچ اور نہ دربار شاہی کے اعلیٰ ارکان اپنی طرف متوجہ کر سکتے تھے۔

آپ اپنے احباب میں بیٹھ کر خوش تھے اور (بیت) کا بوریا دربار سلطانی کے مخملی اور قالین فرش سے زیادہ پیارا اور خوش آئند تھا"

(الحکم 28 مئی 1935ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

فخرالحق شمس صاحب

ربوہ کے منفرد تعلیمی ادارے اور ان کا ایک مثالی طالب علم

احمدی نظام تعلیم و تربیت کے پروردہ محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کا قابل فخر کردار

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں بے شمار ایسے دمکتے ہوئے ستارے پیدا فرمائے ہیں جو بلاشبہ اپنے علم و فن اور شعبہ میں یکہ و تنہا ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ دینی لحاظ سے وہ ایسے مقام و مرتبہ پر پہنچے کہ ان کے حسن اخلاق کی مثالیں اپنے تو اپنے. غیر بھی دیئے بغیر نہیں رہتے۔ ان ہی میں سے ایک قیمتی وجود محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب بھی ہیں۔ جن کی قابلیت اور علم و فن کو ایک زمانہ مانتا اور تائید کرتا ہے۔ آپ جتنے بڑے ڈاکٹر تھے. اتنے ہی بڑے بااخلاق اور بہت سی خوبیوں کے مالک انسان بھی تھے۔ آپ کی زندگی مختلف نوعیت کے دینی و دنیوی کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ آپ کا کامیاب دور طالبعلمی ہو یا بعد کا روشن و درخشاں زمانہ۔ خلافت سے وابستگی ہو یا جماعتی خدمات. سب میں آپ کی پر وقار شخصیت کا ایک نمایاں حصہ نظر آتا ہے۔ آپ کی کامیاب و کامران زندگی کے پیچھے تعلیم الاسلام سکول اور کالج کے دینی و علمی ماحول کا بھی گہرا عمل دخل ہے جس میں رہ کر آپ نے کامیابیوں کے ابتدائی زینے طے کئے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا دور

محترم ڈاکٹر صاحب کے کامیاب دور طالب علمی کے متعلق چند باتیں اور کچھ یادیں پیش کرنے سے پہلے اس دور کے سکول و کالج کے بارے میں کچھ تعارف پیش ہے۔ جس سے معلوم ہو گا کہ آپ کی زندگی کی جو کامیابیوں کا سلسلہ آخر تک جاری رہا دراصل اس کا آغاز تعلیم الاسلام ہائی سکول اور کالج کے اسی دور کا مرہون منت ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ماحول وہ احباب زیادہ بہتر جانتے ہیں. جن کو اس دور میں اس عظیم الشان درسگاہ میں تعلیم حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ استاد شاگرد کا تعلق نیک نیتی اور اخلاص پر قائم تھا۔ یہ تعلق باپ بیٹے کے رشتے سے زیادہ اہم اور قریبی گنا جاتا تھا۔ سکول کے دینی ماحول میں پروان چڑھنے والے طلبہ میں بھی وہ اخلاق اور عادتیں پیدا ہو گئی تھیں جو ان کے بزرگ اساتذہ میں موجود تھیں۔ محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب سکول کے ہونہار طلبہ میں سے ایک تھے۔ بڑوں کی عزت اور کلاس فیلوز سے حسن اخلاق سے پیش آنا ان کی عادتوں میں شامل تھا۔ اسی لئے تو خدا تعالیٰ نے بھی ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیوں سے نوازا۔ نہ صرف آپ تعلیم میں سب سے آگے تھے بلکہ کھیل کے میدان میں بھی کسی کو آگے نکلنے نہیں دیتے تھے۔

بورڈ میں تیسری پوزیشن

جب محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے میٹرک کے امتحان میں بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تو روزنامہ الفضل سمیت کئی قومی اخبارات نے یہ خبر شائع کی۔ چنانچہ الفضل نے 10۔ اگست 1958ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر تحریر کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ بہت شاندار رہا۔ سکول کے طالب علم حمید احمد خان 740 نمبر حاصل کر کے بورڈ کے 57 ہزار طلباء میں سوم قرار پائے۔ اسی اشاعت میں آپ کے بارے میں یہ تعارفی نوٹ بھی شائع ہوا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ہونہار طالب علم حمید احمد خان. جنہوں نے امسال امتحان میٹرک میں 740 نمبر حاصل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ مکرم عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے مڈل کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کر کے وظیفہ لیا۔ امسال سکول کے جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر وہ بہترین طالب علم کے اعزاز سے نوازے گئے۔ فٹبال اور کرکٹ کے اچھے کھلاڑی ہیں۔ ان کی عمر 15 سال ہے۔

سکول کی نیک شہرت کا موجب

محترم ابراہیم بھامبڑی صاحب آپ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں میرے تلمیذ عزیز تھے۔ اپنے اساتذہ کو بڑی عزت اور توقیر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کلاس میں بڑی سنجیدگی. توجہ اور وقار سے بیٹھتے تھے۔ تعلیم کا بڑا شوق اور مطمح نظر بلند تھا۔ میٹرک کے امتحان میں سارے بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کر کے سکول کی نیک شہرت کا موجب بنے۔ سکول نے خوشی میں پارٹی کی اور گلے میں ہار ڈالے حمید احمد سمجھتے تھے کہ یہ شاندار کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل. والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کرام کی شفقت کا ثمرہ ہے۔

(روزنامہ الفضل 15۔ اگست 2000ء)

تعلیم الاسلام کالج کا درس و تدریس کے پس منظر میں ایک تعارف

تعلیم الاسلام کالج اپنے عہد کا پہلا کالج تھا جہاں دنیوی اور رسمی علوم مروجہ کے ساتھ دینیات کی تعلیم کا معقول انتظام تھا اور اس کی خاص نگرانی کی جاتی تھی۔ اسی طرح کالج کے طلبہ کی اخلاقی اور مذہبی ترقی کے لئے پوری کوشش کی جاتی تھی۔ اس کالج کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے دور مبارک میں 28 مئی 1903ء کو شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے افتتاح پر بیت الدعا میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ اس دور کے طلبہ حضرت مسیح موعود کی پاک اور خدا نما مجلس سے فیضیاب ہوتے اور بزرگ رفقاء کی زیر تربیت اپنے اوقات گزارتے۔ اور اس طرح طلبہ کالج کے ابتدائی دور میں دینی و دنیوی تعلیمات حاصل کرتے رہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے کالج کا یہ ابتدائی دور صرف دو سال جاری رہا۔ 1905ء میں کالج بند کر دیا گیا۔ پہلے دور میں کالج کے پرنسپل حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے۔ دوبارہ ٹی آئی کالج کا اجراء 1944ء میں ہوا اور حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کالج کے دور ثانی کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ٹی آئی کالج لاہور منتقل ہوا۔ ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کالج کی مستقل اور شاندار عمارت کا افتتاح 6 دسمبر 1954ء کی صبح کو فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس موقع پر طلبہ سے فرمایا۔ تمہیں جو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کیا گیا ہے تو اس مقصد کے ماتحت داخل کیا گیا ہے کہ تم دین کے ساتھ دنیوی علوم بھی سیکھو۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ نمبر 115)

اعلیٰ اور معیاری تعلیم کا منصوبہ

حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے بحیثیت پرنسپل کالج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات اور احکامات کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ آپ کی مخلصانہ مساعی بار آور ہوئیں ربوہ کی سرزمین پر شیریں اثمار ظاہر ہونا شروع ہوئے۔ اور یہ درسگاہ نہایت تیزی سے ترقی کی منازل طے کرنے لگی۔ ربوہ منتقل ہونے کے بعد کالج کے ابتدائی ایام میں حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کالج میں اعلیٰ اور معیاری تعلیم کے لئے ایک عظیم الشان منصوبہ تیار فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی توجہ. دلچسپی اور رہنمائی کی بدولت نہایت تیزی کے ساتھ کامیابی کے زینے طے کرتا چلا گیا۔ بالخصوص یونیورسٹی کے امتحانات میں اس کے نتائج سال بہ سال نہایت درجہ خوش کن. مسرت افزاء اور شاندار رہے اور اس کے طلبہ صوبہ بھر میں امتیازی پوزیشنیں حاصل کرتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذہن مبارک میں تعلیم الاسلام کالج کے عروج و ارتقاء

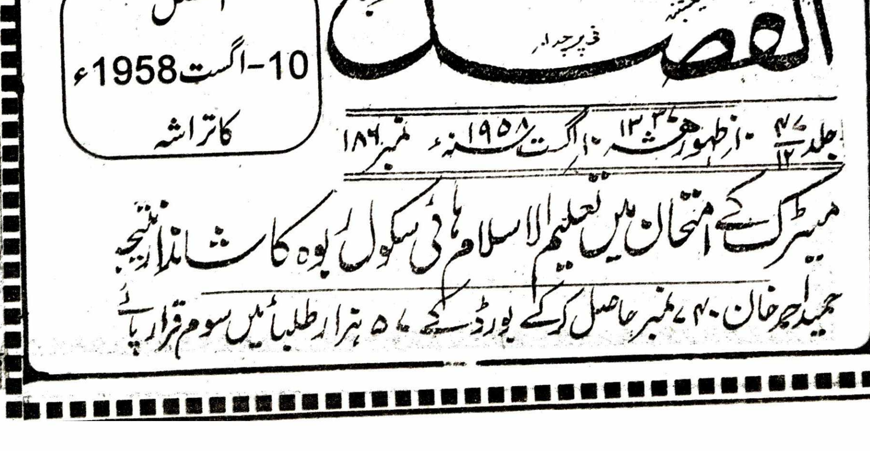
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۲
جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۱۰ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۱۸۶
میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ
حمید احمد خان ۷۴۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ کے ۵۷ ہزار طلباء میں سوم قرار پائے

الفضل 10-اگست 1958ء کا تراشہ

اور شاندار مستقبل کی نسبت جو نقشہ قیام کالج کے وقت موجود تھا وہ اپنی تفصیلات اور مضمرات کے اعتبار سے بین الاقوامی نوعیت کا حامل ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ اس نقشہ کی عملی تشکیل و تعمیر کے لئے اکیس برس تک سراپا وقف اور مجسم جہاد بنے رہے۔ قریباً ربع صدی کی بے پناہ کاوشوں اور معرکہ آرائیوں کے بعد خدا کے فضل اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں اور حضرت مصلح موعود کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں کالج کو ایک قابل رشک مخصوص اور امتیازی مقام تک پہنچا دیا۔ اس کی بنیادیں ایک ایسے طریق تعلیم اور نظام تربیت پر استوار کیں جو روح و جسم اور علم و عمل پر حاوی اور دین و دنیا کے حسین امتزاج کا بہترین نمونہ ہے۔

آپ نے اس درسگاہ میں جو مثالی نظام تعلیم و تربیت رائج فرمایا وہ اپنے اندر متعدد خصوصیات رکھتا ہے جن میں سے پانچ زیادہ نمایاں ہیں۔

(1) اپنے پاک نمونہ سے کالج کے اساتذہ میں زبردست روح پھونکی۔

(2) طلبہ واساتذہ میں دینی اقدار پیدا فرمائیں۔

(3) اس درسگاہ کا فکر و عمل ہمیشہ مذہب و ملت کی تفریق سے بالا رہا۔

(4) یہاں امیر و غریب میں کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا تھا۔

(5) تعلیم و تربیت کی ظاہری تدابیر کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی کام لیا جاتا تھا۔

طلبہ سے محبت بھرا سلوک

انہی خصوصیات کی بدولت ٹی آئی کالج ربوہ کے طلبہ میں سچائی، محنت، خدمت خلق، غیرت قومی، خدمت دین، امانت و دیانت اور دیگر اخلاق فاضلہ صرف موجود ہی نہیں بلکہ ان کا معیار بھی کافی بلند تھا۔ انہوں نے ہمیشہ تعلیمی، علمی اور اخلاقی میدان میں مثالی اور قابل فخر کردار ادا کیا۔

کالج کی انتظامیہ کی طرف سے طلبہ کی ہر میدان میں حوصلہ افزائی کی جاتی تھی اور روح عمل اور روح مسابقت کو بیدار کرنے اور بڑھانے میں کوشاں رہتے۔ طلبہ سے مساوی حیثیت میں محبت بھرا سلوک کیا جاتا تھا۔ کالج اور خصوصاً ہوسٹل کی تقاریب میں پاکیزہ مزاح بھی طرہ امتیاز رہا ہے۔ کالج میں مختلف علمی و تحقیقی مجالس کا قیام بھی عمل میں آیا جن میں مجلس عموی، مجلس ارشاد، بزم اردو، سائنس سوسائٹی مجلس عربی، مجلس علوم معاشرت، مجلس تاریخ، مجلس حیاتیات، مجلس فلسفہ و نفسیات، ریڈیو اور فوٹو گرافک سوسائٹی وغیرہ شامل ہیں۔

کھیل کے میدانوں میں بھی کالج کے طلبہ نے اعلیٰ اور نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ طلبہ کی تربیت کے دوران صحت جسمانی کا بھی خیال رکھا جاتا تھا۔ اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے کالج میں عسکری تربیت کا خاص اہتمام کرنے کے علاوہ مجلس سیاحت کا قیام فرمایا اور والی بال، بیڈ منٹن، کبڈی، فٹ بال وغیرہ مختلف کھیلوں کو خاص طور پر رواج دیا گیا۔ کشتی رانی، باسکٹ بال کو بھی ترقی دینے میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کر دیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اپنے ابتدائی سالوں میں ناموافق حالات اور مشکلات کے باوجود جو فقید المثال ترقی کی وہ بلاشبہ حضرت مسیح موعود کی بیت الدعا والی دعاؤں کی قبولیت، حضرت مصلح موعود کی رہنمائی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی کاوشوں کا زبردست نشان ہے۔ جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

بورڈ میں پہلی پوزیشن

محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب سکول کی طرح کالج میں بھی ہونہار اور قابل طالبعلم شمار ہوتے تھے۔ اپنی کلاس میں ہمیشہ پہلی پوزیشن ہی حاصل کی بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ آپ اپنی کلاس کے استاد بھی تھے، بیالوجی کا مضمون اپنی کلاس کو آپ ہی پڑھایا کرتے تھے۔ الغرض تعلیم الاسلام کالج نے بلاشبہ آپ کی تعلیم کے ساتھ اعلیٰ تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

جب آپ نے ایف ایس سی میں بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی تو الفضل نے 14۔ اگست 1960ء کی اشاعت میں پہلے صفحے پر یہ خبر شائع کی۔ سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے ایف اے کے امتحان میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ سابقہ روایات کے مطابق بہت شاندار رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ پری میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس تینوں گروپوں میں کالج کے کامیاب طلباء کی اوسط بورڈ کی ہر گروپ کی اوسط سے بہت زیادہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کالج کے ہونہار طالب علم عزیز حمید احمد خان ابن محترم خان عبدالمجید خان صاحب آف ڈیرہ وال پری میڈیکل گروپ کے جملہ طلباء میں بورڈ بھر میں اول قرار پائے ہیں۔ انہوں نے 672 نمبر حاصل کر کے کالج کے تمام سابقہ ریکارڈ بھی توڑ دیئے ہیں۔

ایف ایس سی میں اس نمایاں کامیابی کی خبر اس وقت کے معروف اخبار پاکستان ٹائمز اور سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بھی محترم ڈاکٹر صاحب کی تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ اسی طرح اس وقت کے بڑے اردو اخباروں نے بھی محترم ڈاکٹر صاحب کے حوالہ سے اس کامیابی کو تعلیم الاسلام کالج کی حسن کارکردگی کے طور پر جلی انداز میں شائع کیا۔

اپنی ہی کلاس کے استاد

محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کے دور طالب علمی کی بکھری یادیں اکٹھی کرنے کے لئے ہم نے چند بزرگ شخصیات سے ملاقات کی اور آپ کے بارے میں استفسار کیا۔ محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے بتایا:

جب تعلیم الاسلام کالج لاہور سے ربوہ منتقل ہوا تو حمید احمد خان صاحب کالج کی ابتدائی کلاسوں میں تھے۔ اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کالج کے پرنسپل تھے۔ حمید احمد خان کے مضامین میڈیکل کے تھے۔ مگر ان کی ایف ایس سی کے سارے وقت میں بیالوجی کا کوئی لیکچرر نہ تھا۔ اس کا حل حمید احمد خان نے یہ نکالا کہ وہ خود کتاب سے تیاری کر کے آتے اور پھر خود ہی اپنے ساتھی طالب علموں کو پڑھاتے۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا جو شاید ہی کسی کالج میں دیکھنے میں آیا ہو۔

حمید احمد خان نہایت فرشتہ سیرت وجود تھا۔ نہایت شرمیلا، باحیا، کم گو مگر ہنس مکھ اور صحت مند لڑکا تھا۔

ایک دفعہ بھی اس نے یا اس کی کلاس کے کسی طالب علم نے یہ شکایت نہیں کی کہ ان کے لئے بیالوجی کے لیکچرر کا انتظام نہیں ہے۔ کسی نے کوئی شور نہیں مچایا کہ استاد نہیں ملا۔ سب حقیقت کو سمجھتے تھے کہ بے سروسامانی کا عالم ہے۔ اگر مل سکتا تو ضرور آ جاتا۔ کالج اس وقت بالکل ابتدائی حالت میں تھا۔ چند کمرے تھے۔ بجلی بھی نہ تھی۔ ربوہ ابھی آباد ہو رہا تھا وہاں کون آتا۔

جب رزلٹ نکلا تو ٹی آئی کالج کی تاریخ میں میڈیکل کا ایسا رزلٹ کبھی بعد میں بھی نہیں نکلا۔ طلباء کی ایک کھیپ تھی جس کو پنجاب کے سب سے بڑے میڈیکل کالج، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ ملا۔ اور اس گروپ میں حمید احمد خان نے بورڈ میں ٹاپ کیا۔

اس کے بعد پھر میری ان سے کوئی ملاقات نہ ہوئی چند سال قبل وہ کسی شادی میں شرکت کے لئے ربوہ آئے تو ملاقات ہوئی بالکل وہی شرمیلا پن، وہی مسکراہٹ، بالکل اسی طرح ملے جس طرح فرسٹ ائیر میں ملتے تھے۔ قابل غور بات یہی ہے کہ دو سال پڑھتے رہے اور خود ہی پڑھتے رہے حالانکہ ایف ایس سی میں اچھے نمبر لینا ان کے کیریئر کا سوال تھا۔ جس لگن سے جس محبت اور غیرت سے حمید احمد خان اور اس کے ساتھی پڑھتے رہے۔ وہ قابل رشک ہے۔

باادب، خوش اخلاق اور اطاعت شعار نوجوان

پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی نے محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کے دور طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

جب حمید احمد خان ایف ایس سی میں پڑھتے تھے تو مجھے انہیں کیمسٹری پڑھانے کا موقع ملا۔ ان دنوں تعلیم الاسلام کالج میں بائیالوجی کا کوئی لیکچرر نہ تھا۔ یعنی اس مضمون کی ڈاکٹر حمید نے خود ہی بغیر کسی استاد کی مدد کے تیاری کی اور ایسی اعلیٰ تیاری کی کہ بورڈ میں اول آئے۔

ڈاکٹر حمید تعلیمی میدان میں بے حد لائق ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے کھلاڑی تھے اور فٹ بال کی ٹیم کے کپتان تھے آپ اپنی کلاس میں اچھے طالب علم اور ایسی منکسر المزاج طبیعت رکھتے تھے کہ کالج کے اساتذہ جو کام انہیں کہتے وہ بڑی خوشی اور محنت سے کرتے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ سائنس سوسائٹی کے تحت جو کام ہوتے ان میں بھی پورا پورا حصہ لیتے۔

ڈاکٹر حمید احمد خان سے بچپن سے ہی میرا تعلق تھا وہ لاہور میں ماڈل ٹاؤن میں جہاں قیام پاکستان کے بعد ٹھہرے تھے ہمارا گھر ان کے پاس ہی تھا۔ اس لئے میں حمید کو اس کے بچپن سے ہی جانتا ہوں۔ وہ بڑا باادب، خوش اخلاق اور فرمانبردار نوجوان تھا۔ پھر جب وہ ربوہ آ گئے تو میل جول کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ دارالنصر میں جس گھر میں ان کی رہائش تھی اس کے پاس ہی ہمارا گھر بھی تھا۔ میری لڑکی حضرت آپا طاہرہ صاحبہ کی کلاس فیلو تھی۔ سارے بھائی امین، ایاز، حمید اور نیاز بڑے بااخلاق اور باادب بچے تھے۔

باقی صفحہ 6 پر

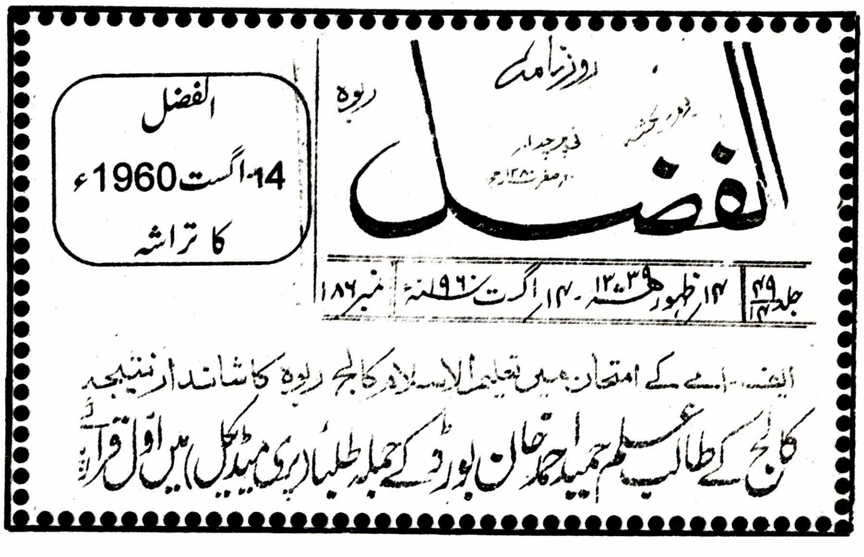
الفضل 14 اگست 1960ء کا تراشہ

روزنامہ الفضل ربوہ

جلد 49/14 — 14 ظہور 1339ھش — 14 اگست 1960ء — نمبر 186

ایف اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا شاندار نتیجہ

کالج کے طالب علم حمید احمد خان بورڈ کے جملہ طلباء (پری میڈیکل) میں اول قرار پائے

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

احمدیت کی نرالی دنیا - ایک گھر - ایک خاندان

پانچ ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ کا آنکھوں دیکھا حال

2000ء میں پانچ ممالک کے سالانہ جلسوں میں شرکت کی توفیق اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے دی یہ جلسے 20 ویں صدی کے آخری جلسے ہونے کی وجہ سے تاریخی اہمیت کے حامل تھے -1- امریکہ 2- کینیڈا 3- برطانیہ 4- جرمنی 5- قادیان

سارے جلسوں میں ایمان افروز نظارے دیکھے الحمدللہ ہر جلسہ کا اپنا اپنا خاص رنگ بھی تھا ان کے کچھ احوال پیش خدمت ہیں۔

جلسہ سالانہ امریکہ

امریکہ کے جلسہ سالانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے پوتے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب پر شوکت تھے۔ پھر حضرت اقدس کی زبردست پیشگوئی کے مطابق آپ کی زندگی میں ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کی عبرت ناک موت کے نشان پر پرجوش تقاریر بہت پسند کی گئیں۔ اور جلسہ کے تین دنوں میں سفید فام امریکیوں سیاہ فام افریقن اور ایشین احباب کا باہمی ملاقاتوں کا نظارہ قابل دید تھا جو مجھے بہت پسند آیا۔

جلسہ سالانہ کینیڈا

اس کے بعد کینیڈا کا جلسہ دیکھا تو وہاں کی حاضری خوب تر تھی جس میں ایک بھاری تعداد سیاسی اور سماجی شخصیتوں کی تھی جو جماعت احمدیہ کی خدمات کی وجہ سے کھچی چلی آئیں اس کا اظہار انہوں نے اپنی تقاریر میں بھی خوب کیا۔

اس جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید تشریف لائے جن کی دو تقریریں قابل ذکر ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ

تیسرا جلسہ برطانیہ کا دیکھا اور سنا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی حاضری نے اسے عالمگیر جلسہ کی حیثیت دی ہوئی تھی۔ حضور کی پرمعارف افتتاحی و اختتامی تقریروں کے علاوہ دوسرے دن کی تقریر جماعت احمدیہ پر افضال الٰہی اور دنیا بھر کی خدمات پر حاوی تھی پھر عالمی بیعت جس میں چار کروڑ سے زائد افراد دنیا بھر کے ملکوں سے شامل ہوئے اور انہوں نے بیعت کے الفاظ اپنی اپنی زبان میں دوہرائے یہ روح پرور نظارہ تھا جو دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتا حضور جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا لمبا کوٹ پہن کر بیعت کے لئے تشریف لائے تو آپ کا چہرہ خوشی کے نور سے چمک دمک رہا تھا۔

جلسہ سالانہ جرمنی

جرمنی کے جلسہ میں بھی شمولیت کا موقعہ ملا جس کی بے شمار خوبیوں میں سے سب سے نمایاں جو نظر آئی وہ مختلف قوموں کی شمولیت تھی جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق تیار کر رکھا تھا ان مختلف قوموں کے اپنی اپنی زبانوں میں بھرپور جلسے الگ الگ ہوئے جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حاضر ہوتے رہے یہ امر ان کی خوشی کو دوبالا کرنے کا باعث بنا۔ درمیانے روز شام کا اجلاس جرمن زبان کے لئے مخصوص تھا جس میں 6 ہزار سے زائد یورپین سفید فام لوگ شامل ہوئے مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے ان کو خوش آمدید کہا اور برادرم مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے ان کو احمدیت کی خوبیاں بتائیں پھر چائے کے وقفہ کے بعد حضور تشریف لائے تو سوال و جواب کی محفل خوب دلچسپ تھی اور سفید چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے اس نظارہ نے مجھے حضرت مسیح موعود کے یہ شعر یاد کروا دیئے۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

آسمان پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

جلسہ سالانہ قادیان

اب قادیان کے 109 ویں جلسہ سالانہ کا آنکھوں دیکھا حال سنئے یہ جلسہ حاضری کے لحاظ سے سب جلسوں پر نمبر لے گیا پہلے دن کی افتتاحی تقریب میں حاضرین 25 ہزار سے زائد تھے جو بڑھتے بڑھتے آخری دن 40/45 ہزار تک پہنچ گئے جالندھر کے ایک روزنامے ہند سماچار نے 45 ہزار نوٹ کی ہے حاضرین میں دنیا کے مختلف ملکوں کے نمائندوں کے علاوہ ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں سے آنے والے بھی شامل تھے جن کے لئے تقریروں کا ترجمہ ان کی علاقائی زبانوں میں کرنے کا انتظام بھی تھا۔ اکثر تقریریں اردو میں ہوئیں تاہم پنجابی اور ہندی زبانوں کا بھی حصہ تھا مختلف نمائندوں کی تعارفی تقاریر اردو کے علاوہ انگریزی، بنگلہ اور دیگر علاقائی زبانوں میں بھی تھیں۔ گویا تقریروں کے لحاظ سے یہ جلسہ بین الاقوامی نوعیت اختیار کر گیا تھا۔

اس جلسہ کی جان تو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام تھا جو جلسہ کی رپورٹیں ملنے پر حضور نے بھجوایا کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے سب حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سب دعاؤں کا مورد بنائے جو حضرت اقدس مسیح موعود نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں مانگی تھیں۔

اس جلسہ کی ایک اہم تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی تھی جو رخصت لے کر امریکہ گئے ہوئے تھے اور جلسہ میں شمولیت کے لئے چند دنوں کے لئے تشریف لائے تھے ان کی ملاقاتوں سے بھی حاضرین کو خوشی ہوئی ان کی تقریر سیرت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی۔ پھر دوسری اہم تقریر حکیم محمد دین صاحب صدر وقف جدید کی "حضرت مسیح موعود کی خدمت قرآن" کے عنوان پر تھی جو معلومات سے پر تھی۔ باقی تقریریں جو ہمارے جوان ناظروں نے فرمائیں علمی لحاظ سے بہت مفید تھیں مگر مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے بیسویں صدی کے آخری دس سالوں میں جماعت احمدیہ قادیان اور ہندوستان کی ترقی کے جو گراف پیش فرمائے وہ حیران کن تھے۔

1991ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت کی برکت سے یہ زبردست انقلاب آیا ہے کہ ترقی کی رفتار میں دن دوگنی اور رات چوگنی تیزی آگئی ہے اور صرف ہندوستان میں کروڑوں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

مہمان نوازی

مہمانوں کی رہائش کے لئے درویشوں نے اپنے مکانوں کے دروازے تو کھول ہی رکھے تھے ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ اور گیسٹ ہاؤسز بھی سب بھرے ہوئے تھے ان کے علاوہ خیمہ بستیاں بھی ہزاروں مہمانوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے تھیں سب سے بڑی خیمہ بستی میں پندرہ سے بیس ہزار مہمان مقیم تھے وہاں کے انچارج مولانا سلطان ظفر صاحب کے ہمراہ پہنچا تو وہاں کی دنیا ہی نرالی تھی۔ یہ بستی چار محلوں میں بٹی ہوئی تھی ہر محلّہ کے لئے الگ الگ منتظم کام کرتے نظر آئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام اکٹھا تھا مگر کھانے پینے اور نمازوں کے لئے بیوت الذکر کا انتظام الگ الگ تھا پھر بیوت الذکر میں عورتوں کا حصہ الگ تھا۔ اس بستی کے مکینوں سے ملاقاتیں ہوئیں یہ دیہاتی لوگ غریب نظر آئے مگر ان کے چہروں پر ایمان کی روشنی نمایاں تھی اور ان کی باتوں میں جلسہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار تھا۔ اور اگلے سال مزید نئے بھائیوں کو جلسہ میں شامل کرنے کا عزم تھا تا وہ بھی جلسہ کی برکات سے بہرہ ور ہوں۔ ان باتوں سے یقین ہوا کہ واقعی احمدیت کا مستقبل ہندوستان میں درخشندہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

جلسہ کے تینوں دن سرکاری عہدیداروں۔ وزیروں کے علاوہ علاقہ کے سکولوں کے طلبہ و طالبات بھی حصہ لیتی رہیں سکھوں کی ایک بڑی تعداد ٹولیوں کی شکل میں اپنے لیڈروں سمیت شامل ہوتی رہی ملکی پریس والوں نے بھی جلسہ کی خبریں خوب دیں جن کے نئے سے نئے تراشے ہر روز ایک بورڈ پر لگائے جاتے تھے ایک اخبار نے تو جلسہ کی 20/25 فوٹوز بھی دیں اور جلسہ کی کارروائی کی مکمل روئیداد بھی شائع کی یہ اخباریں اردو، پنجابی، ہندی اور انگریزی کی تھیں پھر ریڈیو اور T.V پر بھی جلسہ کی خبریں ساتھ کے ساتھ نشر ہوتی رہیں۔

پریس کے علاوہ دیگر حکومتی اداروں نے بھی خوب تعاون کیا گرد و غبار سے حاضرین کو بچانے کے لئے ایک اہم کچی سڑک کو راتوں رات پکا بنا دیا گیا احمدیہ محلّہ کی گلیوں کو پہلے ہی سیمنٹ سے پختہ بنا دیا گیا تھا قادیان کا ریلوے سٹیشن بھی بہت مصروف رہا جہاں دور دور کے علاقوں سے جلسہ کے حاضرین سے بھری ہوئی کئی سپیشل ٹرینیں آ جا رہی تھیں۔

اس جلسہ میں سب سے زیادہ دلچسپ نظارہ دعاؤں کا تھا تہجد کے لئے جاؤ تو بیوت الذکر بھری ہوئیں۔ بیت الدعا میں جاؤ تو انتظار کرنے والوں کی لمبی لائنیں۔ بہشتی مقبرہ میں دعائیں کرنے والوں کا دن رات تانتا لگا ہوا نظر آتا تھا جلسہ کی افتتاحی اور اختتامی اجتماعی دعاؤں میں

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 4

حمید سائنس کے پریکٹیکلز بڑے انہماک سے کرتا تھا۔ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی دلچسپی لیتا اور سوال پوچھتا رہتا کہ یہ جو دو چیزیں ملائی گئی ہیں۔ اس کا کیا نتیجہ ہے۔ پہلے یہ کیا چیزیں تھیں پھر کیا ہو گئیں۔ اس کی عادت عام طالب علموں کی طرح وقت گزاری اور ٹرخانے کی نہیں تھی بلکہ بڑے انہماک سے عملی کام کرتا۔

ڈاکٹر حمید احمد خان کی وفات ایک جماعتی نقصان ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا پورا کرے۔ آمین۔

ایک مثالی طالب علم

محترم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب ایک مثالی طالب علم ڈاکٹر حمید احمد خان کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یہ 1960ء کی بات ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی جماعت ہشتم الف کو محترم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب انگریزی کے پیریڈ میں پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا۔ اپنی اپنی کاپیاں کھولو آج میں تمہیں ایک مضمون لکھواؤں گا۔ ہم نے قلم اور کاپی سنبھالی اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گئے۔ محترم جمونی صاحب ہیڈ ماسٹر بھی تھے اور بہت اچھے استاد اور منتظم بھی تھے اس لئے تمام طلباء ان کا بہت احترام واداب کرتے تھے۔ انہوں نے مضمون کا عنوان لکھوایا "An Ideal Student" یعنی ایک مثالی طالب علم۔ اس کے بعد انہوں نے حمید احمد خان کو مثالی طالب علم کی حیثیت سے پیش کیا۔ اور ان کی کھیل۔ علم۔ تقریر۔ ادب سے وابستگی کا تفصیلی ذکر کیا۔ گزشتہ دنوں جب ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی وفات کا سنا تو میرے ذہن میں اپنا کلاس روم جو پانی کی ٹونٹیوں کے پاس ہوتا تھا اس میں جمونی صاحب کا یہ مضمون لکھوانا اور پھر ہمارا حمید احمد خان کو دیکھنے کا اور ملنے کا اشتیاق سب باتیں ایک فلم کی طرح متحرک ہو گئیں اور میری نظروں کے سامنے حمید احمد خان کا وہ چہرہ جو جمونی صاحب کے مضمون لکھوانے کے بعد آیا تھا پھر اجاگر ہوا اور میں پکار اٹھا۔ جمونی صاحب مرحوم نے سچ ہی لکھوایا تھا۔ وہ ایک مثالی طالب علم بھی تھا اور مثالی ڈاکٹر بھی۔

الغرض ربوہ میں قائم تعلیمی ادارے اپنے اعلیٰ اور منفرد مقام کی وجہ سے نہ صرف ربوہ کے گردو نواح میں بلکہ پوری دنیا میں مشہور تھے۔ اور انہی اداروں نے ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب جیسے افراد کی تعلیم و تربیت کی جنہوں نے بعد میں کالج اور جماعت احمدیہ کا نام روشن کیا۔ اور اپنے تعلیمی اداروں کے لئے بھی قابل فخر طالب علم قرار پائے۔

اپنے چندے بروقت ادا کیجئے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33069 میں امتہ القیوم صدف زوجہ میجر ڈاکٹر عبدالرافع صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ سکیم III ضلع راولپنڈی حال پنو عاقل کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-12-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ -1- حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/50000 روپے۔ -2- زیورات طلائی وزنی 28 تولہ مالیتی۔/140000 روپے۔ -3- کل جائیداد مالیتی۔/190000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القیوم صدف سی ایم ایچ پنو عاقل گواہ شد نمبر 1 میجر ڈاکٹر عبدالرافع وصیت نمبر 31204 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالقیوم وصیت نمبر 6100 خسر موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33070 میں احمد دین ولد مکرم کریم بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-4-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ -1- پلاٹ نمبر 26/63 واقع دارالعلوم شرقی برقبہ پانچ مرلہ مالیتی۔/60000 روپے۔ -2- پلاٹ برقبہ 30 X 70 فٹ واقع احمد باغ کالونی تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی مالیتی۔/22500 روپے -3- پلاٹ برقبہ 4 مرلہ واقع موضع کھن دیہاتی ضلع راولپنڈی مالیتی۔/30000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/112500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5680 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ۔۔۔۔۔ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد دین 6/12 دارالنصر غربی حال نیشنل ہیلتھ کالونی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب فیضی وصیت نمبر 28678 گواہ شد نمبر 2 سید بشارت احمد ہیلتھ کالونی اسلام آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33071 میں بشریٰ پروین زوجہ احمد دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/12 دارالنصر غربی ربوہ حال نیشنل ہیلتھ کالونی اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-4-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ -1- حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ -2- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ -3- پلاٹ نمبر 26 واقع دارالعلوم شرقی مالیتی۔/60000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/85000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ پروین نیشنل ہیلتھ کالونی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 احمد دین مسل نمبر 33070 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب فیضی وصیت نمبر 28678۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33072 میں منورہ توحید بیگم زوجہ عبدالتوحید قوم مہار پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-6-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ -1- زیورات طلائی وزنی 11 تولہ صافی وزن ساڑھے نو تولہ مالیتی۔/57000 روپے۔ -2- حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/3000 روپے۔ -3- سکنی پلاٹ نمبر 6/19 برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/90000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منورہ توحید ساکن بدوملی ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق منگلا مربی سلسلہ وصیت نمبر 18078 گواہ شد نمبر 2 آصف توحید رؤف وصیت نمبر 30858 ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر 33073 میں امتہ الحفیظ بیگم بنت مولوی تاج الدین صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 27/19 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-6-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ -1- زیورات طلائی وزنی 30 گرام 260 ملی گرام مالیتی۔/16000 روپے۔ -2- مکان 27/19 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالرحمت وسطی ربوہ کا 1/2 حصہ مالیتی۔/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ بیگم 27/19 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ مبارک احمد 24/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 امتہ الحی ہمشیرہ موصیہ گواہ شدہ نمبر 3 خالدہ قاسم صدر لجنہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ لجنہ اماء اللہ لاہور کی معروف کارکنہ بزرگ احمدی خاتون محترمہ احمدی بیگم صاحبہ پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں ان کے پیٹ کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم صغیر احمد صاحب حال مقیم گنی کے بیٹے عزیز بصیر احمد بعمر تقریباً ڈیڑھ ماہ دل کے عارضہ کی وجہ سے چلڈرن کمپلیکس لاہور میں داخل ہے ڈاکٹر صاحبان کی تشخیص کے مطابق دل کا والو خراب ہے نیز سانس کی نالی سکڑ گئی ہے جس کی وجہ سے سانس کی بھی تکلیف ہے۔ ایک دو روز میں آپریشن متوقع ہے۔

عزیز بصیر احمد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی خادم مکرم بشیر احمد صاحب کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحت کاملہ کی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد انور صاحب ہاشمی ملتان چھاؤنی کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ آج کل حالت تشویش ناک ہے۔

○ مکرم جمیل احمد جاوید صاحب ملتان چھاؤنی کی دوسری بیوی مکرمہ طیبہ صاحبہ جو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل پرائز مرحوم کی بھانجی اور مکرم عبدالشکور صاحب مرحوم ملتان چھاؤنی کی بیٹی ہیں۔ تقریباً تین سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب سابق صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی حال دارالرحمت غربی ربوہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

○ محترم قیصر محمود صاحب گوندل سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ بیمار ہیں۔

○ مکرم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور کا کچھ دن ہوئے پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم محمد خورشید قریشی صاحب سیکرٹری مال پنڈی دھوتھڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین سے لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب دھوتھڑ آف پنڈی دھوتھڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین کو مورخہ 28-11-2000ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد حسین صاحب دھوتھڑ کا پوتا ہے۔ بچے کا نام حسین عثمان احمد تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بیٹی عابدہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مجیب احمد ناصر صاحب النور سوسائٹی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے 15-11-2000 کو تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مجید احمد صاحب ناصر شاہنواز لیمٹڈ کا پوتا ہے۔ نومولود کا نام "دانیال ناصر" تجویز کیا گیا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ نعمت اللہ صاحب مرحوم ساکن چک نمبر 89/ج-ب رتن تحصیل و ضلع فیصل آباد جو کہ مکرم نبی بخش صاحب بھمبیاں رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں مورخہ 3-12-2000 بروز اتوار رحلت کر گئیں۔

اسی روز ان کا جنازہ بعد نماز عصر بیت المہدی میں ہوا اور عام قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

علی خان صاحب کے نواسے ہیں جبکہ عظمیٰ اعجاز صاحبہ مکرم چوہدری محمد نواز کاہلوں صاحب ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم چوہدری حاتم علی مجاہد صاحب آف سرگودھا کی نواسی ہیں۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے خطبہ نکاح میں خاندان حضرت مسیح موعود پر عائد ذمہ داریوں کا ذکر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات پیش فرمائے اور بعد ازاں رشتہ کے مبارک و بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان دونوں خاندانوں کے لئے اس رشتہ کے مبارک و بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 15 دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 16 دسمبر غروب آفتاب- 5-08
اتوار 17 دسمبر طلوع فجر- 5-32
اتوار 17 دسمبر- طلوع آفتاب 7-00

شریف فیملی دس سال سیاست سے باہر

وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے واضح کیا ہے کہ شریف فیملی دس سال تک سیاست میں حصہ نہیں لے سکے گی۔ شہباز شریف پاکستان واپس نہیں آسکتے۔ صرف میاں شریف اور ان کی اہلیہ کے پاکستان واپس آنے پر پابندی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا دعویٰ کیا کہ نواز شریف کی جلاوطنی سے حکومت کی ساکھ متاثر نہیں ہوئی۔ اب تو مسلم لیگی بھی اپنے لیڈر پر تنقید کر رہے ہیں۔

یہی وصولیاں کافی سمجھیں

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ شریف فیملی سے تمام رقم کی واپسی مشکل ہے۔ یہی وصولیاں کافی سمجھیں۔ فلپائن میں صدر مارکوس کی لوٹی ہوئی تین فیصد رقم بھی واپس نہیں لائی جاسکی۔ ہم نے تو اثاثوں کا بڑا حصہ لے لیا ہے۔

وزیر داخلہ کی تضاد بیانی

صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ کابینہ میں اسمبلیوں کی بحالی کے موضوع پر بات ہوئی ہے۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ کابینہ میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

مسلم لیگ اسمبلیوں کی بحالی سے دستبردار

مسلم لیگ کے قائمقام صدر جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ اسمبلیاں بحال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ نئے انتخابات کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تمام سیاسی حلقے اسی بات پر متفق ہیں مسلم لیگ بھی اپنی جدوجہد کا مرکز اسی نکتے کو بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ شجاعت اور میاں اظہر کی رکنیت بحال نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اے آر ڈی کے فیصلوں کے پابند ہیں۔

خفیہ ڈیل اور دباؤ سے قوم کو آگاہ کیا جائے

پیپلز پارٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نواز شریف کے ساتھ خفیہ ڈیل اور دباؤ سے قوم کو آگاہ کیا جائے۔ نواز دور میں بے نظیر اور ان کے خاندان اور پارٹی لیڈروں کے خلاف بنائے گئے مقدمات چلانے کا اب کوئی جواز نہیں۔ سب کو رہا کیا جائے۔ نیب آرڈی ننس منسوخ کر کے سیاسی جماعتوں کے مشورے سے احتساب کا نیا قانون بنایا جائے۔

شجاعت فوج کے لئے کام کر رہے ہیں

وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ مسلم لیگی لیڈر چوہدری شجاعت حسین فوجی حکومت کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے اور دیگر نواز مخالف لیگیوں کے خلاف احتساب پہلے دن سے ہی سست ہے۔ وہ فوجی حکومت کے نزدیک مسلم لیگ کی سربراہی کے لئے موزوں ترین شخص ہیں۔

باجوڑ ایجنسی میں بم دھماکہ 6 بچے ہلاک

باجوڑ ایجنسی میں ایک گھر میں روسی ساخت کا ایک بم کئی سال سے پڑا تھا بچے اس سے کھیل رہے تھے کہ اچانک بم زوردار دھماکے سے پھٹ پڑا جس سے 6 بچے ہلاک ہو گئے۔

ترقی کرنی ہے تو جھوٹ فریب چھوڑو

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اگر ترقی کرنی ہے تو جھوٹ و فریب سے کنارہ کش ہونا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ غریب انصاف سے محروم ہے۔ انتظامی کے بعد قانونی نظام میں بھی تبدیلی کردیں گے۔ عدالتی نظام میں تبدیلی لاکر انصاف کی فراہمی ضلع کی سطح پر لانے پر غور کر رہے ہیں۔ ہم انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ نئے نظام میں سیاستدانوں اور بیوروکریسی کی کرپشن ختم ہو جائے گی۔ 53 سال میں پاکستان اس لئے ترقی نہیں کر سکا کہ اس پر مفاد پرستوں کا ٹولہ قابض رہا۔ انہوں نے جوہر آباد میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر باکردار افراد منتخب نہ ہوئے تو تاریخ معاف نہیں کرے گی۔ آپ کی تقدیر آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے جمہوریت عوام کی دہلیز تک پہنچا دی ہے۔ اب یہ ان کا فرض ہے کہ باشعور ہونے کا ثبوت دیں۔

شہباز شریف سیاسی سرگرمیاں جاری رکھنا چاہتے ہیں

نواز شریف کے چھوٹے بھائی میاں شہباز شریف نے حکومت نواز ڈیل اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی مسترد کردی ہے اور انہوں نے سعودی حکام کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔ توقع ہے کہ چند ہفتوں میں وہ پاکستان واپسی یا کسی ایسے ملک میں جانے کی درخواست کریں گے جہاں سے سیاسی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ انہوں نے یہاں پر بھی وطن چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا لیکن بھائی اور باپ کی خاطر جلاوطنی قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

اسمبلیاں بحال نہیں ہوں گی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے قطعی طور پر واضح کر دیا ہے کہ اسمبلیاں بحال نہیں ہوں گی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بش صدر بن گئے

ری پبلکن پارٹی کے صدارتی امیدوار 54 سالہ جارج ڈبلیو بش امریکہ کے 43ویں صدر بن گئے۔ ان کے مخالف صدارتی امیدوار الگور نے اپنی شکست تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جارج بش نے اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ میں ایک پارٹی کا نہیں پورے ملک کا صدر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ری پبلکن اور ڈیمو کریٹ دونوں عوام کی بہتری چاہتے ہیں۔ ہمارا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن امنگ ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی دفاع کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کروں گا۔ نئے امریکی صدر نے کہا کہ جان توڑ الیکشن کی وجہ سے قوم کو لگنے والے زخم مندمل کروں گا۔ شکست پانے والے نائب صدر الگور نے کہا کہ امریکی نئے لیڈر کا ساتھ دیں۔

خارجہ امور میں ناتجربہ کار

منتخب امریکی صدر جارج بش کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ خارجہ امور میں ناتجربہ کار ہیں تاہم اس میدان میں ان کے پاس اچھے مشیر موجود ہیں ان کے نائب صدر ڈک چینی ان کی مدد کر سکتے ہیں جارج بش اپنی زندگی میں صرف تین بار امریکہ سے باہر گئے تاہم ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ غیر حاضر دماغ ہیں اور محض ڈمی صدر رہوں گے۔

ایک اور زبردست انکشاف

انسانوں کا جینیٹک کوڈ معلوم ہو جانے کے بعد ایک اور زبردست انکشاف کیا گیا ہے۔ اس کے تحت پودے کا جینیٹک کوڈ بھی معلوم کر لیا گیا ہے اس سے بھوک اور آلودگی کا خاتمہ ہو سکے گا۔ اس عالمی پراجیکٹ پر 7 کروڑ ڈالر کی لاگت آئی۔ فرانس برطانیہ امریکہ جرمنی اور جاپان کے سائنسدانوں نے حصہ لیا۔

برطانوی وزیر کے بیان پر برہمی

سری لنکا نے برطانوی وزیر کے اس بیان پر برہمی کا اظہار کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ تامل علیحدگی پسندوں کو حق خودارادیت ملنا چاہئے۔ سری لنکا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ برطانوی وزیر جونیئر ہین کا بیان سری لنکا کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔

مجیب کیس میں اختلافی فیصلہ

بنگلہ دیش میں ہائی کورٹ کے دو ججوں پر مشتمل فل بنچ نے پندرہ فوجی افسروں کی اپیل پر اختلافی فیصلہ دیا ہے۔ ان فوجیوں کو شیخ مجیب الرحمان کو ہلاک کرنے کے جرم میں موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ ایک جج روح الامین نے دس مجرموں کو موت کی سزا سنائی جبکہ بنچ کے دوسرے جج خیرالحق نے تمام مجرموں کی موت کی سزا برقرار رکھی۔

بھارتی بیانات پر اظہار افسوس

اسلامی کانفرنس تنظیم کے سیکرٹری جنرل عزالدین لاراکی نے بھارتی قیادت کے حالیہ بیانات پر تشویش کا اظہار کیا ہے جس میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ جدہ میں اپنے ایک بیان میں انہوں نے بھارتی حکومت سے پھر مطالبہ کیا کہ وہ بابری مسجد کو اس کی اصل جگہ پر دوبارہ تعمیر کرنے کے وعدے پر عمل درآمد کیا جائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 22/دسمبر 2000ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-35 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
2-00 a.m.	درس القرآن۔
3-35 a.m.	تبرکات۔
4-40 a.m.	کوئز : تاریخ احمدیت۔
5-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m.	درس القرآن۔
7-50 a.m.	لقاء مع العرب۔
8-55 a.m.	مجلس سوال وجواب۔
9-55 a.m.	تلاوت۔
10-05 a.m.	سیرت النبیؐ پروگرام۔
11-05 a.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔
11-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
12-15 p.m.	کوئز
12-40 p.m.	سرائیکی پروگرام۔
1-30 p.m.	محترم حافظ مظفر احمد صاحب کی ایک تقریر۔
2-30 p.m.	اردو کلاس نمبر13۔
3-20 p.m.	محترم منور احمد جاوید صاحب کی ایک تقریر۔
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس
4-30 p.m.	بنگالی سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔درس ملفوظات۔
5-50 p.m.	نظم۔درود شریف
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ۔
7-00 p.m.	دستاویزی پروگرام۔
7-25 p.m.	مجلس عرفان۔
8-25 p.m.	درس الحدیث۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔درس
11-30 p.m.	اردو کلاس نمبر14۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 23 دسمبر 2000ء

12-40 a.m.	لقاء مع العرب
1-40 a.m.	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2000ء کی ایک تقریر۔
2-20 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
2-45 a.m.	خطبہ جمعہ
3-55 a.m	مجلس عرفان
5-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-40 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
6-15 a.m.	خطبہ جمعہ
7-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
8-20 a.m.	مجلس عرفان۔
9-20 a.m.	کمپیوٹرز سب کے لئے
9-55 a.m.	تلاوت
10-00 a.m.	محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب کی ایک تقریر۔
10-35 a.m.	سیرت النبیؐ پروگرام۔
11-05 a.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔
11-55 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
12-25 p.m.	ایم ٹی اے ماریشس پروگرام۔
1-05 p.m.	ہفتہ وار پروگرام۔
1-20 p.m.	قادیان سے پروگرام۔
2-00 p.m.	اردو کلاس نمبر14۔
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-10 p.m.	درس القرآن۔
5-30 p.m.	محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب کی ایک تقریر۔
6-05 p.m.	تلاوت۔خبریں
6-45 p.m.	بنگالی سروس۔
7-45 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
8-50 p.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔
9-15 p.m.	سیرت النبیؐ پروگرام۔
9-40 p.m.	ہفتہ وار پروگرام۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ ۔ فون 212434-211434

انشاء اللہ 21 رمضان المبارک
بروز سوموار سے شاندار افتتاح
گلشن بیکرز اینڈ سویٹس
ہر قسم کی مٹھائی دستیاب ہو گی
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ فون 823-04524

بقیہ صفحہ 5

بقیہ صفحہ 5

حاضرین کی گریہ وزاری زائرین کے لئے ایک عجوبہ تھی۔ مختصر یہ کہ قادیان ایک مامور کی تخت گاہ میں اس جلسہ سالانہ کی روحانی برکات کے نزول کا ہم نے خود مشاہدہ کیا اور دنیا بھر کو اس سے بہرہ ور ہونے کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔

اے ہمارے پیارے خدا تو ہماری مناجات کو قبول فرما۔ آمین

خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں
سعید اللہ خان 213207

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے
مکان دو بیڈ روم اٹیچ باتھ ڈائننگ روم و کچن وغیرہ پر مشتمل ہے تمام سہولتیں پانی گیس بجلی وغیرہ دستیاب ہیں۔
عاشق حسین وڑائچ 8/13 دارالصدر جنوبی ربوہ

ڈسٹری بیوٹر : ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 441767-440892-051
رہائش 410090-051

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار۔خدمت۔دیانت۔
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
☆ مکانات ☆ پلاٹ ☆ دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212508 رہائش 212601

CPL No. 61